پہلا سبق

حماد: مجھے اپنے بارے میں بتائیں / اپنے بارے میں بتائیں

حسن:۔میرا نام حسن ہے ، میں پاکستان سے ہوں ، اور میں اردو بولتا ہوں ، لیکن میں عربی بھی بول سکتاہوں

، اور میں یونیورسٹی میں وپڑھتا ہوں ، میری عمر بیس سال ہے ، میں اکیلا ہوں ، غیر شادی شدہ ہوں

، میرے والد سکول ملازم ہیں ، میری ماں ایک ٹیچر ہے ، اور میرا ایک پندرہ سالہ بھائی اور ایک نو سالہ بہن ہے اور مجھےپڑھنا ، کھیلنا اور سیر کرنا پسند ہے ، میں پانچ بجے اٹھتا ہوں اور وضو کرتا ہوں ، "میں نماز پڑھتا ہوں

، پھرمیں ورزش کرتا ہوں ، پھر میں ناشتہ کرتا ہوں ، پھر میں اپنے کپڑے بدلتا ہوں ، پھر میں ساڑھے سات بجے یونیورسٹی کے لیے گھرسے نکلتا ہوں

، اور میں سات پچاس منٹ پر یونیورسٹی پہنچتا ہوں ، اور میں دورۃ الحدیث میں پڑھتا ہوں ، اوریہ پہلی کلاس شروع ہوتی ہے آٹھ بجے ، اور میں سبق سنتا ہوں ، اور میں وقفے میں چائے پیتا ہوں ، اور آخری کلاس دوپہر ایک بجے ختم ہوتی ہے

، پھر میں موٹر سائیکل سے گھر جاتا ہوں ، پھر میں دوپہر کا کھانا کھاتا ہوں ، کچھ سبق پڑھتا ہوں ،تھوڑا آرام کرتا ہوں ، اور شام کو کیفے یا بازار جاتا ہوں ، یا شاپنگ کے لیے جاتا ہوں، یا میں کچھ دوستوں سےملتا ہوں ، موبائل استعمال کرتا ہوں ، یا پڑوس میں طارق کو فون کرتا ہوں ، اور کبھی کبھی میں مدنی چینل دیکھتا ہوں ،

اور میں مغرب کی نماز کے بعد فارغ ہوتا ہوں ، لیکن میں شام کی نماز کے بعد مصروف ہوں ، اور جمعرات کوہفتہ وار اجتماع جاتا ہوں، جو دعوت اسلامی کے زیر اہتمام منعقد ہوتا ہے ، اور میں ہر ماہ ماہانہ قافلےمیں تین دن کیلیےسفر کرتا ہوں۔ ، اور میں فارغ التحصیل ہوجاؤں گا اس سال ، میں ایک استاد بنوں گا ، ایک تاجر کے طور پرکام کروں گا ، یا فقہ تخصص فی الفقہ کروں گا ، ان شاء اللہ

حسن :اور آپ ، میرے بھای؟

عمر:میں عمر ہوں ، چین سے ہوں ، لیکن اب میں چین میں نہیں رہتا ، لیکن میں لبنان میں رہتا ہوں اور میری عمر پچیس سال ہے ،میری شادی ہوچکی ہے ، اور میری دو بیویاں ہیں ، اور میں بطور استاد کام کرتا ہوں

عمر: مجھے سلیم خاندان کے بارے میں بتائیں

حسن:۔اس کا خاندان عراق سے ہے ، اس کے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے ، سلیم کمپنی منیجر ہے ، اس کی بیوی فاطمہ گھریلوخاتون ہے ، اس کا بڑا بیٹا خالد دانتوں کا ڈاکٹر ہے ، اس کا چھوٹا بیٹا نبیل اسکول کا طالب علم ہے ، اور اس کی بیٹی سلمیٰ ہے۔ایک استاد۔ دسلیم کا خاندان ایک خوش کن خاندان ہے جو شریعت کی پابندی کرتا ہے اور نمازوں کو قائم رکھتا ہے۔

(التدريب الأول: صل ما في عمود (1) بما يناسبه من عمود (ب) کالم ملائیں

هل عائلتك كبيرة أم صغيرة ؟	عائلتي هي عائلة كبير 1:
ما هو عمل أبيك ؟	أبي موظف حكومي 2
كم أخا وأختاً لك؟	لي أخ واحد وأختان 3

ما هو تسلسلك بين إخوتك ؟	أنا آخرهم : 4
كم ابنا لك؟	لي أربعة أبناء 5
كم إبنتاً لك ؟	لي ثلاث بنات 6
هل أنت أعزب ؟	نعم! أنا أعزب 7
هل أبواك على قيد الحياة ؟	نعم! هما على قيد الحياة 8
كم فرداً في أسرتك؟	تحتوي أسرتي على ستة أشخاص 9
كم أخا لك ؟	لي ثلاثة إخوة 10
هل أنت أصغر إخوتك ؟	لا ، أنا أكبر إخوتي 11
كم أختاً لك ؟	لي ثلاث أخوات 12

دوسری مشق :سوال و جواب کا تبادلہ

انت	كم إبنا لك ؟	ابن واحد	لی ابن واحد
زينب	كم ابنة عند زينب؟	ابنة واحدة	عندها ابنة واحدة
آمنه	كم ابنا لآمنہ؟	ابنان	لها ابنان
نبيل	كم ابنة عند نبيل؟	ابنتان	عنده بنتان
أختك	كم ابنا لاختک؟	ثلاثة ابناء	لها ثلاثة ابناء
أخوك	كم ابنة عنداخيک؟	ثلاث بنات	عنده ثلاث بنات
أنت	كم ابنا لک؟	اربعة اطفال	لها اربعة اطفال
أنت	كم ابنةعندک؟	اربع طفلات	عنده اربع طفلات
عمك	كم ابنا لعمک؟	خمسة اولاد	لہ خمسة اولاد
خالك	كم ابنة عند خالک؟	خمس بنات	عنده خمس بنات
سلمى	كم ابنا لسلمى؟	ستة اطفال	لها ستة اطفال
طارق	كم ابنة عند طارق؟	ست بنات	عنده ست بنات

تیسری مشق: سوالات اور جوابات کا تبادلہ

عثمان: میں ڈاکٹر کی حیثیت سے کام کرتا ہوں ، آپ کیا کرتے ہیں؟

علی: میں ایک ملازم کی حیثیت سے کام کرتا ہوں۔

عثمان: آپ کہاں کام کرتے ہیں؟

علی: میں ایک کمپنی میں کام کرتا ہوں ، اور آپ کہاں کام کرتے ہیں؟

عثمان: میں ہسپتال میں کام کرتا ہوں۔

علی: آپ دن میں کتنے گھنٹے کام کرتےہیں؟

عثمان: میں دن میں آٹھ گھنٹے کام کرتا ہوں۔

عثمان: آپ کتنے گھنٹے کام کرتے ہیں؟

علی: میں سات گھنٹے کام کرتا ہوں۔

عثمان: کیا آپ کو اپنا کام پسند ہے؟

علی: ہاں ، مجھے اپنا کام پسند ہے۔

سبق نمبر دو

پہلا مکالمہ

استاد: کیا حسن نے حاضر ھے؟

طالب علم: وہ حاضر نہیں ہوا ، کیونکہ اسے بخار تھا۔استاد: کیا ناظم صاحب آگیے ہیں؟

طالب علم: وہ ابھی نہیں آیے ہے ، لیکن وہ اپنے راستے پر ہے۔

استاد: آپ دیر کیوں کر رہے ہیں؟

طالب علم: معاف کیجئے ... استاد! میری موٹر سائیکل راستے راستےمیں خراب ھوگئ تھی

۔استاد: کل تم کہاں تھے؟طالب علم: کل میں شادی کی تقریب میں گیا ، اور میں تھک گیا۔

استاد: کیا تمام طلباء نے حاضر ھیں؟

طالب علم: جی ہاں! وہ سب نے حاضر ھیں۔

استاد: حاضری کا رجسٹر کہاں ہے؟

طالب علم: وہ دفتر میں ہے۔

دوسرا مکالمہ

استاد: ارے سالم! کیا آپ نے دوسرا سق یاد کیا

؟سالم: معاف کیجئے گا میرے استاد! مجھے اچھی طرح یاد نہیں۔

استاد: تم نے سبق کیوں نہیں یاد کیا؟

سلیم: میں اپنے بھائ کو ھسپتال لے گیا تھا تو لیٹ ھوگیا

استاد: پچھلا سبق کون سناے گا؟

طالب علم: میں پچھلا سبق سناتا ہوں ، انشاء اللہ۔

استاد: اے عثمان! کیا آپ نے پچھلا سبق یاد کیا؟

عثمان: ہاں! مجھے سبق یاد ھے ، خدا کا شکر ہے۔

استاد: آپ میں سے کس نے سبق یاد نہیں کیا؟

طالب علم: معاف کیجئے گا ... استاد ، میں نے سبق یاد نہیں کیا

استاد: آپ اپنا ہوم ورک کرنے میں اتنے سست کیوں ھیں؟

طالب علم: میں پڑھائ میں محنت کروں گا اورروزانہ یاد کروں گا۔

:پہلی مشق: سوال و جواب کا تبادلہ

تمہیں دیر کیوں ہوئی ؟ میری گاڑی خراب ہو گئی

آپ نے دیر کیوں کی؟ بس لیٹ ھوگئ

تمہیں کالج آنے میں دیر کیوں ہوئی؟ کیونکہ میں دیر سے اٹھا

تم اتنی دیر سے کیوں آئےہو؟ کیونکہ میں دیر سے اٹھا

تم اس وقت تک لیٹ کیوں ھوئے؟ میں نے ناشتہ دیر سے کھایا

آپ بہت لیٹ کیوں ھوئ؟ کیونکہ مجھے ناشتہ کرنے میں دیر ھوگئ تھی

آپ کیوں لیٹ ھوے؟ میرا بھائ بیمار ہو گیا تو میں اسے ڈاکٹر کے پاس لے گیا

آپ کیوں لیٹ ھوے؟ میں تھکا ہوا تھا ، لہذا میں آرام کرنے کے لیے لیٹ گیا۔تھوڑا سا ، میں سو گیا

کیا آپ روزانہ دیر سے پہنچتے ھو؟ نہیں ، میں کبھی کبھی دیر سے آتا ہوں۔

کیاآپ دیر سے ہیں میں شروع کرتا ہوں؟ نہیں ، میں کبھی کبھی دیر سے آتا ہوں۔

:سبق نمبرتین

خالد کی کہانی سکول میں

.صبح سویرے خالد کی والدہ اسے بیدار کرنے کی کوشش کر رہی تھی ، اسکول میں اس کے پہلے دن کی تیاری کے لیے.خالد ، چلو ، اٹھو ، آج تمہارا سکول کا پہلا دن ہے.کیا تم پرجوش ہو؟ خالد نے جواب دیا:کچھ کچھ،

چلو میرے چھوٹے۔۔۔ اپنے چہرے کو دھو لو اور دانت صاف کر لو ، اپنے نئے کپڑے پہن لو ، اور ناشتے کےلیے کچن میں آؤ۔

خالد گھبرا گیا اور اپنی ماں ، گھر اور کھلونے چھوڑ کر اسکول جانے سے ڈر گیاماں نے کہا: چلو خالد ناشتہ کھاؤ ، تا کہ تمہیں دیر نہ ہو۔

خالد نے جواب دیا: ماں ، میرا سر درد کر رہا ہے۔

ماں نے جواب دیا: آپ اپنی صحت کو بہتر بنانے کے لیے کھانا ختم کرو

خالد نے کہا: ماں ، میری ٹانگ میں درد ہے ، ماں نے جواب دیا: چلنے سے یہ بہتر ہو جائے گا ، فکر مت کرو

.خالد نے کہا: ماں ، آسمان کی طرف دیکھو ، بارش ہو گی ، چلو ، ہم گھر جاتے ہیں ، تاکہ آپ بھیگ نہ جائیں.ہمارے کپڑے.والدہ نے جواب دیا: فکر نہ کرو ، خالد ، میں نے موبائل پر موسم کی ایپ چیک کی.سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا

.خالد نے کہا: ماں ، میں اسکول نہیں جانا چاہتا ، میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتاہوں۔ ماں نے جواب دیا: خالد ، میرے پیارے ، جب تم اسکول سے فارغ ہو جاؤ گے تو میں یہاں تمہارا انتظار کروں گی۔ آپ اب بڑے ہو چکے ہیں ، اور اب وقت آگیا ہے کہ آپ نئی چیزیں سیکھیں اور نئےدوست بنائیں ، استاد کی کہانیوں سے لطف اٹھائیں ، اور کھانے اور سونے سے پہلے دعائیں اور ذکر سیکھیں.پریشان نہ ہوں ،

آپ بہت کچھ سنیں گے ، مجھے یقین ہے۔

سکول میں خالد نے اپنے دوستوں کے ساتھ سکول کے باغ میں کھیلا،دن کے اختتام پر ، خالد نے اپنی ماں سے کہا: میرا سر اب مجھے تکلیف نہیں دیتا ، اور میری ٹانگیں بھی اسی طرح(ٹھیک ھیں) میں ہر روز جاگوں گا صبح چستی سے ،

اسکول واقعی تفریح ہے۔

:سبق چار

چھٹی

پہلا مکالمہ

!چھٹیاں قرعب ہیں، حسن۔

حسن: کیا اچھا موقع ہے ، ریان

ریان: ہم چھٹیاں کیسے گزاریں؟ ارے حسن

حسن: چلو دوستوں کو فون کرتے ہیں اور ان سے بات کرتے ہیں

۔میڈیکل آئیڈیا ، میں انہیں ابھی کال کرتا ھوں۔

ریان: ہم چھٹیاں کیسے گزاریں؟ میرےدوست ! ہم آپ کی رائے چاہتے ہیں۔

میں اس کی خاص خوبصورتی سے لطف اندوز ہونے کے لیے ایک خوبصورت ریزورٹ کا سفر کرنا پسند کرتا ہوں۔

ریان:شاباش ، اور تمہارا کیا خیال ہے ، طارق!

طارق: میرا خیال ہے کہ ایک صالح بزرگ کے مزار کی طرف سفر کرنا ، کیونکہ علماء اور صالحین کے مزارات کی زیارت سنت اورقوم کے کام میں جائز ہے ، اور اس لیے کہ ان کی قبروں کی زیارت کے بہت سے فوائد ہیں ، جس میں ہمیں ایک سبق اور ایک وعظ اور ان کی قبروں پر دعائیں قبول ہوتی اور ان کی برکتیں حاصل ہوتی ھیں۔

کیا شاندار خیال ہے! قاسم کیا کہتے ھو؟

قاسم: میں گھر پر رہوں گا ، اور چھٹیوں کے دوران بہت سی کتابیں پڑھوں گا ، کیونکہ پڑھنا تفریح اور تفریح کااحساس دلاتا ہے ، اضطراب اور نفسیاتی دباؤ کو دور کرتا ہے ، رویے کو بہتر بناتا ہے ، خیالات کو تبدیل کرتا ہے ، اور دوسروں کے ساتھ بات کرنے اور سمجھنے کی بڑی صلاحیت دیتا ہے۔

ریان:دوست: ہمیں آپ کی رائے پسند ہے ، اور ہم اتفاق کرتے ہیں

دوسرا مکالمہ

ہاشم: میں دیکھ رہا ہوں کہ تم اپنا بیگ جلدی جلدی پیک کررھے ھو، حسان؟ تمہارے ساتھ کیامعاملہ ہے؟

حسان: کچھ نہیں ، لیکن جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ حکومت نے کل ، اتوار کو سرکاری چھٹی کا اعلان کیا ہے ، شدید گرمی ، جو زیادہ ترطلباء کے لیے بڑی مشکلات پیدا کر سکتی ہے۔ لہذا میں نے اپنا بیگ اب سے سفرکے لیے تیار کیا۔

ہاشم: آج جلدی کرنے کی آپ کی کیا وجہ ہے؟

حسن: کیونکہ میں اپنا کام بغیر کسی رکاوٹ کے کرنا چاہتا ہوں ، جبکہ کچھ لوگ نہیں جانتےکہ اپنی زندگی کو کیسے ترتیب دیں؟ وہ ہر دن اپنے تمام کام ایک مخصوص وقت پر مکمل نہیں کر سکتے، اور سارا دن اس کے مطلوبہ کام کا آدھا کام مکمل کیے بغیر گزارتے ہے ، اور یہ سب اس وجہ سے کہ وہ کام کو تقسیم کرنے اور مناسب وقت کا تعین کرنے سے قاصر ہے۔ یہ سب ایک کام پر مبنی ہے۔، اور آج کے کام کو کل کے لیے ملتوی نہ کریں ، ورنہ ہم اسے مکمل کرنے میں دیر کریں گے اور تھکاوٹ اور تھکاوٹ محسوس کریں گے۔

ہاشم: کیا آپ اپنے خاندان کے ساتھ سفر کرتےہیں؟

حسن: نہیں ، اس بار میں اپنے گھر والوں کے پاس نہیں جاؤں گا۔

ہاشم: تو آپ اپنی چھٹیاں کہاں گزاریں گے؟

حسان: میں عمرہ کرنے کے لیے مکہ جاؤں گا ، کیونکہ میں خانہ کعبہ اور مسجد نبوی دیکھنا چاہتا ہوں ، اوراس لیے کہ شریعت عمرہ کرنے کی تاکید کرتی ہے ، کیونکہ یہ بڑی نیکی اور خدا کے ہاں بہت بڑا انعام ہے۔پہلا: عمرہ سے عمرہ ان دونوں کے درمیان کفارہ ہے۔دوسرا: عمرہ غربت کو دور کرتا ہے اور گناہوں کو معاف کرتا ہے۔تیسرا: حج کی طرف اضافی عمرہ دوجہادوں میں سےایک ہے۔ چوتھا:رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے۔

پانچواں: عمرہ حج اصغر ہے

چھٹا: حرم میں ایک رکعت ادا کرنا ایک لاکھ رکعت کے برابر ہے۔ اور اس لیے کہ

اللہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا:

جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ھے

ہاشم: آپ کتنے دن مکہ میں رہیں گے؟

حسان: میں تقریبا دس دن رہں گا

ہاشم: کیا آپ نے اپنی سیٹ بک کرلی ہے؟

حسان: میں نے اپنی سیٹ بک کرلی ہے۔

:سبق پانچ

میرے دوست کو ایک خط

.پیارے حسان

میرے پیارے دوستوں کو تہہ دل سے سلام

.. اما بعد

میں آپ کو یہ خط لکھ رہا ہوں اور میں آپ سے ملنے کی آرزو رکھتاہوں ، آپ ، میرے دوست ، میرے ساتھ میرے دل و جان میں رہتےہیں۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں ، میں ہر روز صبح پانچ بجے اٹھتا ہوں ،نہاتا ہوں ، دعا کرتا ہوں ، کرتا ہوں ورزش کرتا ہوں، اخبار پڑھتا ہوں، میں ناشتہ ساڑھے چھ بجے کر کرلیتا ھوں ، اور ساڑھے آٹھ بجے گھر سے نکلنااور دوپہر دو بجے واپس آنا۔ دوستوں ، اور رات کے کھانے کے بعد ، میں دو یاتین گھنٹے پڑھتا ہوں ، اور اب میں عمدہ عربی بولتا ہوں ، اورمیں اس میں لکھتا اور پڑھتا ہوں۔

آپ کی کیا یاراے ھے اس اس بارے میں براہ مہربانی مجھے جواب لکھئے گا

نیک خواھشات کے ساتھ آپ کا دوست عثمان

سبق نمبر چھ: دوستی

طارق اور عثمان دوست ہیں جو ایک ہی محلے میں رہتے ہیں اور ایک ہی یونیورسٹی میں پڑھتےہیں۔عثمان کے والد ایک امیر تاجر ہیں ، اور طارق کے والد ایک کمپنی میں غریب مزدور ہیں۔دونوں دوست لازم و ملزوم ہیں ، وہ ہر جگہ اکٹھے ہوتے ہیں ، چاہے یونیورسٹی میں ہو یا پکنک پر ، وہ کلاس میں اور روقفے میں ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھے ہیں ، اور وہ ایک ساتھ جاتےہیں۔

محلے میں ، دونوں دوست ہمیشہ شام کو ملتے ہیں ، وہ ایک بار عثمان کے گھر اور کبھی طارق کے گھر میں ملتے ہیں ، وہ ایک ساتھ کھانا کھاتے ہیں ، ایک ساتھ پڑھتے ہیں ، اور وہ مسجد میں باجماعت نماز پڑھتے ہیں ، اور ان میں سے ہر ایک اپنی اصلاح

کی کوشش کرتاہے خود ، اپنے والدین کی بات مانتا ہے ، اور دوسروں کے معاملات میں مداخلت نہیں کرتا ، اور جب دن ختم ہوتا ہے تو وہ ایک ساتھ لوٹ آتے ہیں۔

طارق نے اپنے دوست عثمان کو بتایا کہ اس کا باپ یہ شہر چھوڑ دے گا ، اور نوکری کی تلاش میں دوسرے شہر جائے گا ، کیونکہ جس کمپنی میں وہ کام کر رہا تھا وہ بند ہو چکی تھی۔

عثمان کو اس پر بہت دکھ ہوا ، کیونکہ وہ اپنے عزیز دوست کو نہیں چھوڑ سکتا تھا ، عثمان کے والد نے گھر پردیکھا کہ اس کا بیٹا دن بھر اداس رہتا ہے ، نہ تو خوش رہتا ہے اور نہ ہی ہنستا ہے ، لہذا اس نے کہا: اے میرے بیٹے! میں تمہیں اداس ، تکلیف میں کیوں دیکھتا ہوں ، نہ کھاتے پیتے ہو ، نہ پرسکون ہوتے ہو اور نہ سوتے ہو۔اس نے کہا: میرا دوست طارق اپنے خاندان کے ساتھ دوسرے شہر چلا جائے گا ، کیونکہ اس کے والد کواس شہر میں کام نہیں ملا تھا۔

عثمان کے والد نے مسکراتے ہوئے اپنے بیٹے سے کہا: فکر مت کرو ، تم اپنے دوست کو نہیں چھوڑو گے ، ان شاء اللہ۔

صبح عثمان کے والد نے طارق کے والد کو ان کے دفتر میں ملنے کا پیغام بھیجا اور جب وہ ان سے ملنے گئے تو انہوں نے ان کا پرجوش استقبال کیا اور ان سے کہا: میں جانتا تھا کہ آپ اپنے کام میں ایک فعال اور مخلص کارکن ہیں ، اور آپ کو اپنے کام سے بہت پیارہے ، اور آپ اپنے آپ کو دیکھتے ہیں ، اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ایک سخی اور پرسکون انسان ہیں ، اور اس کے لیے میں چاہتا ہونکہ آپ میری فیکٹری میں کام کریں اور میں آپ کو آپ کی پچھلی تنخواہ سےدوگنا دوں گا ، کیا آپ اتفاق کرتے ہیں؟ اس نے اس سے کہا: میں یقینا راضی ہوں ، تو عثمان کے والد نے اس سے کہا: تو ابسے شروع کرلیں ، اگر آپ چاہو؟ اس نے اپنا کام تیزی سے شروع کیا اور بہت خوش ہوئے۔

دن کے اختتام پر وہ اپنے گھر والوں کے پاس مٹھائی اور پھل لے کر واپس آئے اور مسکراتے ہوئے کہا: ہم نہیں شہرچھوڑیں گے، مجھے نوکری مل گئی

.صبح دونوں دوست ملے ، اور طارق خوشی سے ہنس رہا تھا اور اپنے دوست سے کہہ رہا تھا: ہم عثمان کو نہیں چھوڑینگے! ہم اس شہر میں رہیں گے ، اور ہم کبھی جدا نہیں ہوں گے ، میرے والد کو ایک نئی نوکری مل گئی ہے ، اور پھر دونوں دوست محبت اور خوشی سے گلے لگ گئے۔

التدريب الأول: صحيح أم خطأ:	**الجواب**
1: طارق وعثمان أخوان يعيشان في مدينة واحدة .	طارق وعثمان صديقان يعيشان في مدينة واحدة
2: طارق وعثمان يواجهان صعوبة في الدراسة	هما يدرسان معا
3: طارق وعثمان يتشاجران على كل شيء.	هما لا يتشاجران لكنهما يفعلان معا
4: ليس والد عثمان غنيا إنما هو فقير .	ليس والد طارق غنيا إنما هو فقير
5: والد طارق يبحث عن وظيفة ، لأن المدير طرده من الوظيفة .	والد طارق يبحث عن وظيفة لان شركتہ مغلقۃ
6: والد طارق أصبح عاطلاً عن العمل، لأنه لا يجد أي عمل .	صحيح
7: راتب والد طارق في عمله الجديد أقل من راتبه السابق	راتب والد طارق في عمله الجديد ضعف من راتبه السابق
8 أ سرة طارق رحلت إلى مدينة أخرى، لأن والده لم يجد عملا بعد .	اسرة طارق ما رحلت لان والده يجد عملا بعد
9: عثمان حزين جدا، لأنه لم ينجح في الاختبار	هو جدا لان صديقہ رحلت من بلده

التدريب الثاني: أجب في جمل كاملة: مكمل جواب دين

1: ماذا يفعل الصديقان ؟ يفعلان كل العمل معا

2: لماذا أراد والد طارق أن يترك المدينة ؟ لان شركته التى كان يعمل مغلقة

3: هل رحل والد طارق إلى مدينة أخرى ؟ لا، رحل والد طارق إلى مدينة أخرى

4: ماذا طلب والد عثمان من والد طارق ؟ طلب ان يصنع والد طارق فى شركته

5 : هل أخبر والد عثمان ابنه بأنه ساعد والد طارق ؟ لا، أخبر والد عثمان ابنه بأنه ساعد والد طارق

6 : هل وجد والد عثمان ابنه مسروراً للغاية ؟ نعم، وجد والد عثمان ابنه مسروراً للغاية

7 : هل اتصل والد عثمان بوالد طارق هاتفياً ؟ ما اتصل والد عثمان بوالد طارق هاتفيا لكنهم ارسلم رسالاً

8 : ألم يجد والد طارق وظيفة ؟ لا بل يجد وظيفة

9: هل وافق والد طارق على طلب والد عثمان أو رفض طلبه ؟ نعم، وافق والد طارق على طلب والد عثمان

التدريب الثالث: صحح الأخطاء النحوية في الجمل التالية: عبارت درست كرين

1: ما لي أراك حزين . مالى اراج حزينا

2: والد طارق كان عامل فقير في أحد الشركات . والد طارق كان عاملا فقيرا فى احد الشركات

3: طارق وعثمان يدرس في جامعة واحد . طارق وعثمان يدرسان في جامعة واحد

4: طارق وعثمان صديقان اللذان يسكنان في حي واحد . طارق وعثمان صديقان يسكنان في حي واحد

5: أريدك تعمل في مصنعي . أريد ان تعمل في مصنعي

6 لا يستطيع يفارق صديقه لا يفارق صديقه

. 7: يجلسان متجاوران في الصف يجلسان فى الصف معا

8- تحب عمله بشكل كبيرة . تحب عملک بشكل كبير

9: عندما زاره استقبلته استقبال حار عندما زارته استقبلته استقبال حار

التدريب الرابع: أجب في جمل كاملة: سوال و جواب

1: إن لم تكن مؤلعاً يعملك فماذا تفعل: تترك العمل أو تحفز نفسك للعمل بجدية ؟

جواب احفر نفسک للعمل بجدية

2: هل تتجه إلى مدينة أخرى إذا لم تجد عملاً في مدينتك ؟

جواب ،ا تجه إلى مدينة أخرى إذا لم تجد عملاً في مدينتك

3: هل تترك عملك إذا أصبحت ثريا فجأة ؟

جواب، لا، تترك عملك إذا أصبحت ثريا فجأة

4: ماذا تفعل لو لم تجد وظيفة بعد التخرج ؟

اجتهد حتى افوز

5: ماذا تفعل إذا طردت من العمل ؟

اطلب الى عمل آخر

6: هل تبحث عن عمل في أي مجال ؟

نعم ، ابحث عن عمل في أي مجال

:7 هل حصلت على وظيفة أو لم تجد وظيفة بعد ؟

الحمد لله حصلت على الوظيفة

8: هل تفضل الوظيفة أو عملك الخاص ؟

جواب، افضل عملى الخاص

9: في أي مجال تحلم بالعمل فيه / أي مجال تريد العمل فيه ؟ (مجال التدريس أو مجال التجارة أو مجال التوظيف أو مجال الإمامة والخطابة

جواب ، احلم بالعمل فى مجال التدريس

التدريب الخامس: أجب في جمل كاملة: سوال و جواب

1 : هل ترغب في أن تعيش وحيداً دون أصدقاء يساعدونك في شؤون الحياة ؟

جواب، ارغب في أن اعيش وحيداً دون أصدقاء يساعدونى في شؤون الحياة

2: لماذا يسعى بعض الأشخاص إلى تكوين صداقات ؟

جواب، الصدقة مفيدة فى امور الحياة

3: هل تريد صديقاً يعاتبك ويختلف معك ويناقشك ويتشاجر معك بهدف المصلحة ؟

جواب نعم، اريد صديقاً يعاتبنى ويختلف معى ويناقشنى ويتشاجر معى بهدف المصلحة

4: هل تريد صديقاً يدعمك في كل الأوقات ويعطيك من وقته وماله متى اختجت إليه؟

جواب،نعم، اريد صديقاً يدعمى في كل الأوقات ويعطينى من وقته وماله متى اختجت إليه

5: هل تريد صديقاً يدعوك إلى الخير وينهاك عن المنكر ولا يفضحك ؟

جواب ، اريد صديقاً يدعونى إلى الخير وينهانى عن المنكر ولا يفضحنى

6 : إذا كنت مريضاً في المستشفى ولم يزرك صديقك ولم يتصل بك هاتفياً فماذا تفعل؟

جواب حینئذ انا اصبر

7: كيف تتعامل مع صديق لا يحفظ الأسرار ولا يحترم رأيك ويعتقد أن رأيه هو الصواب؟

جواب اقطع الصدقۃ معہ

8: هل لك أي صديق ؟

جواب نعم، لی صدیق

9: كم صديقاً لك ؟

جواب لی صدیقان

سبق سات: گھڑی

عبداللہ :عمر ، تم کب سکول جاتے ہو؟

عمر:میں صبح آٹھ بجے جاتا ہوں۔

عبد اللہ عمرتم سکول سے کب واپس آتے ہو؟

عمر:شام 4 بجے واپس آتا ھوں

عبداللہ: آپ لنچ کب کھاتے ہیں؟

عمر: میں دوپہر دو بجے لنچ کرتا ہوں۔

عبداللہ:سبق کب شروع ہوتا ہے؟

عمر:سبق صبح آٹھ اور پانچ بجے شروع ہوتا ہے۔

عبداللہ:وقفہ کب شروع ہوتا ہے؟

عمر:ساڑھے دس بجے ریسیس شروع ہوتی ہے۔

عبداللہ:آپ کافی کب پیتے ہیں؟

عمر:میں ساڑھے دس بجے کافی پیتا ہوں۔

عبداللہ:وقفہ کب ختم ہوتا ہے؟

عمر:وقفہ ساڑھے دس بجے ختم ہوتا ہے۔

عمر:طالب علم کلاس میں کب داخل ہوا؟

عبداللہ:طالب علم ساڑھے گیارہ بجے کلاس میں داخل ہوا۔

عبداللہ، سبق کب ختم ہوتا ہے؟

عمر: سبق بارہ بجے ختم ہوتا ہے

عبداللہ:بس کب آتی ہے؟

عمر:بس بارہ دس منٹ پر پہنچتی ہے۔

عبد اللہ۔آپ کب بس پر سوار ہوتےہیں؟

عمر: میں گیارہ بارہ منٹ پر بس میں سوار ہوتا ہوں۔

عبداللہ:آپ گھر کب واپس آ تے ہیں؟

عمر:میں دوپہر ایک بجے گھر آتا ہوں

عبداللہ :تم دوپہر کا کھانا کب کھاتے ہو؟

عمر: میں دوپہر کا کھانا ایک بجکر پچیس منٹ پر کھاتا ہوں

عبداللہ:تمہارے والد کب گھر آتےہیں؟

عمرمیرے والد 1:30 یا 35 منٹ پر گھر آتے ہیں۔

التدریب الاول: سوال و جواب

ابھی کیا ٹائم ہو رہاہے ؟	ابھی ٹھیک ایک بجا ھے
براہ کرم کیا وقت ہے؟	ابھی ٹھیک دوبجے ہیں
کیا تم جانتے ہو کیا وقت ہوا ہے؟	.اب وقت تین بجکر پانچ منٹ
کیا تم جانتی ہو کیا وقت ہوا ہے؟	چاربجکر چھ منٹ ہیں
کیا تم جانتے ہو کیا وقت ہواہے؟	پانچ بج کر سات منٹ
کیا تم جانتی ہو کیا وقت ہوا ہے؟	چھ بجکر آٹھ منٹ
ابھی کیا ٹائم ہو رہا ہے ؟	اب وقت ساڑھے سات ھے
براہ کرم کیا وقت ہے؟	آٹھ بجکر پندرہ منٹ
کیا وقت ہوا ہے؟	پونے دس
براہ کرم کیا وقت ہے؟	دس بجکر پندرہ منٹ
کیا وقت ہوا ہے؟	ساڑھے گیارہ بج رھے ھیں
براہ کرم کیا وقت ہے؟	بارہ بج کر پندرہ منٹ

سبق آٹھ: صحت۔

ڈاکٹر :آگے بڑھو ، تمہیں کیا ہوا ہے؟

مریض:میرے دانت میں درد ہو رہا ہے۔

:ڈاکٹر :کیا آپ کو سر درد ہے؟

مریض:ہاں ، مجھے سر میں درد ہے ، اور مجھے کبھی کبھی چکر آتا ہے

ڈاکٹر :اور کچھ ؟

مریض: ہاں، میرے پیٹ میں درد ہے۔

:ڈاکٹر :کیا آپ نے پہلے کوئی دوا لی ہے؟

مریض:میں نے دوا بہت لی ہے ، لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

ڈاکٹر:پریشان نہ ہوں ، یہ دوا لیں۔

مریض :ٹھیک ہے

مریض::میں یہ دوا کیسے لوں؟

ڈاکٹر:آپ کو یہ دوا کھانے کے بعد تین بار لینی چاہیے۔

سبق نو: طب اور علاج

پہلا مکالمہ:

ڈاکٹر: کیا ہوا؟

مریض: میرے پیٹ میں شدید درد ہے۔

ڈاکٹر: کب سے؟

مریض: کل سے مجھے درد محسوس ہورہا ہے ، لیکن اب یہ بڑھ گیا ہے۔

ڈاکٹر: کیا آپ کو اسہال ہے؟

مریض: مجھے اسہال(پیچس) نہیں ہے ، لیکن مجھے قبض ہے

.ڈاکٹر: کیا قے ہو رہی ہے؟

مریض: مجھے متلی محسوس ہوتی ہے ، لیکن کوئی قے نہیں ہوتی۔

ڈاکٹر: کیا تمہیں سر درد ہے؟

مریض: نہیں

ڈاکٹر: کیا آپ نے کوئی دوا لی ہے؟

مریض: میں نے بہت سی دوائیں لیں ، لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

ڈاکٹر: میرے خیال میں آپ نے غذا پر عمل نہیں کیا۔

مریض: یہ ٹھیک ہے ، میں نے بہت زیادہ شکر اور چربی کھائی

ڈاکٹر:اور مجھے لگتا ہے کہ آپ ورزش بھی نہیں کرتے۔

مریض: میں نے کوشش کی لیکن میں نہیں کر سکا ، میں ہمیشہ مصروف رہتاہوں

ڈاکٹر: آپ کی حالت سنجیدہ ہے ، خوراک ضروری ہے ، صرف ادویات ہی کافی نہیں

مریض: کیا علاج ہے ڈاکٹر؟

ڈاکٹر: خوراک پر عمل کریں ، دوا لیں ، میں گولیوں اور انجیکشن لکھوں گا۔

مریض: مجھے انجیکشن پسند نہیں۔

ڈاکٹر: کیا آپ انجیکشن سے ڈرتے ہیں؟

مریض: ہاں ، میں ڈرتا ہوں۔

ڈاکٹر: میں آپ کو انجیکشن کے بجائے سیرپ لکھوں گا

۔مریض: شکریہ ، ڈاکٹر

۔دوسرا مکالمہ:

علی: کیا آپ نے ہمارے ساتھی نبیل کے بارے میں سنا ہے؟

حسن: اسے کیا ہوا؟

علی :ایک کار حادثے میں زخمی ہوا۔

حسن: لا حول ولا قوۃ الا باللہ یہ کب ہوا؟

علی: کل ، اور وہ اپنے گھر لوٹ رہا تھا

۔حسن: اب وہ کیسا ہے؟

علی:اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے ، وہ انتہائی نگہداشت میں ہیں۔

حسن: کس ہسپتال میں؟

علی: اچھے ہسپتال میں۔

حسن : آپ اس سے ملنے جائینگے کیا خیال ھے؟

علی: جی ھاں

حسن۔کیا آپ کو لگتا ہے کہ آپ کو ابھی جانا چاہیے؟ٹھیک ہے

، چلو ، (وہ ہسپتال جاتے ہیں)

علی:۔براہ کرم ، حادثہ کا محکمہ کہاں ہے؟

نرس: دوسری منزل پر ، یہاں سے سیڑھیاں ، راستے کے اختتام پر۔

حسن: ہمارا دوست انتہائی نگہداشت میں ہے ، اور ہم چاہتے تھے کہ ھم اسے اطمینان دلائیں۔

نرس: اس کا نام کیا ہے؟

حسن: نبیل

نرع: گزشتہ روز حادثے میں جو زخمی ہوا تھا؟

علی : جی ھاں

نرس:وہ ٹھیک ہے ، اسے انتہائی نگہداشت یونٹ سے فارغ کردیا گیا ہے ، اور اسے وارڈ میں منتقل کردیا گیا ہے۔

۔حسن: خدا کا شکر ہے ، کمرہ نمبرکیا ہے؟

نرس: دو سو تینتالیس

۔حسن: شکریہ

۔نرس: معذرت ، اور ہزار سلامتی ھو

- - - - - - - - - - - - - - - - - - -

حسن: ھزار سلامتیاں ھوں نبیل

علی۔ماشاءاللہ آپ کی صحت اچھی ہے

۔نبیل: الحمد للہ علی کل حال آپ کے آنے کا شکریہ

۔علی :ایسا مت کہو ، تم ہمارے بھائی اور دوست ہو۔

حسن: ویجب پر شکریہ نہیں ، یہ ہم پر آپ کا حق ہے۔

سبق نمبردس: ایک فون کال۔

جلال: ہائے مصطفیٰ ، میں جلال ہوں ، مجھے ایک پیغام ملا کہ آپ نے مجھے بلایا۔

مصطفی: ہائے جلال ، یہ ٹھیک ہے ، کال کرنے کا شکریہ۔

جلال: خوش آمدید ، کیا بات ہے؟

مصطفی: کیا آپ اس ہفتے کے آخر میں مکہ جانا پسند کریں گے؟

جلال: اس ہفتے کے آخر میں! مجھے دیکھنے دو ، ہاں ، یہ ٹھیک ہوسکتا ہے ، بالکل کس دن؟

مصطفی: میں جمعرات کے بارے میں سوچ رہا تھا ، یہ آپ کے لیے مناسب ہے۔

جلال: میں جمعرات کو تھوڑا مصروف ہوں ، کیا یہ جمعہ کو ممکن ہے؟

مصطفیٰ: ہاں ، جمعہ بہت مناسب ہے۔

جلال: آپ کے لیے صبح یا جمعہ کی نماز کے بعد کیا بہتر ہے؟

مصطفی: نماز جمعہ کے بعد میرے لیے بہتر ہے۔

جلال: اگر ہم شام کو میرے گھر پر ملیں تو کیسا ہوگا؟

مصطفی: ہاں ، یہ اچھا لگ رہا ہے ، شام پانچ بجے کے بارے میں کیا خیال ہے؟

جلال: مجھے معاف کر دو ، میں وقت پر نہیں آ سکتا۔

مصطفی: کیا یہ ممکن ہے کہ ہم شام چھ بجے ملیں؟

جلال: ہاں ، یہ میرے لیے بہت موزوں ہے

۔مصطفی: ٹھیک ہے ، میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں۔

جلال: ان شاءاللہ ، وقت پر ملیں گے۔

مصطفی: الوداع ، اپنا خیال رکھنا۔

دوسرا مکالمہ

خالد:ہیلو ، کیا میں طارق سے بات کر سکتا ہوں؟

طارق: میں ھی ہوں ، تم کیسے ہو؟

خالد: میں سارا دن آپ کو کال کرنے کی کوشش کرتا رہا

۔طارق: معذرت ، میں مصروف رہا۔

خالد: ٹھیک ہے۔

طارق: تو ، آپ نے مجھے کیوں کال کی؟

خالد:کیا کسی موضوع پر بات کرنے کے لیے کل ملاقات ممکن ہے؟

طارق: یہ خوبصورت لگ رہا ہے ، ہم ملیں گے۔

خالد: میں کل آپ سے ملوں گا۔

کال کرنے کے بارے میں تاثرات حفظ کریں:

کیا آپ کو میری بات سمجھ آگئی؟ مجھے آپ کی بات سمجھ آ گئی

کیا آپ کو میری بات سمجھ آگئی؟ مجھے افسوس ہے ، میں آپ کی بات نہیں سمجھا

.کیا آپ ایک مخصوص وقت پر آسکتے ہیں؟	میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں دیر نہیں کروں گا
.کیا آپ ایک مخصوص وقت پر آسکتتے ہیں؟	معذرت ، میں شرکت نہیں کر سکوں گا میرے ھاں ایمرجنسی ہے۔
کیا آپ ایک مخصوص وقت پر آسکتتے ہیں؟	معذرت؛ کیونکہ میں اسے وقت پر نہیں کر سکتا۔
کیا آپ ایک مخصوص وقت پر آسکتتے ہیں؟	مجھے الزام نہ دو ملاقات میں شرکت کرنا مشکل ہوگا۔
تم نے مجھے اتنی دیر سے کال کیوں کی؟؟	مجھے ایمرجنسی تھی
.کیا آپ واپس کال کریں گے؟	ہاں ، میں تمہیں واپس کال کرتا ہوں۔
لائن مصروف ہے۔	بعد میں دوبارہ کوشش کریں۔
معذرت مجھے دیر ہو گئی	.دوبارہ دیر نہ کریں۔
آپ نے رابطہ کیوں منقطع کیا؟	کال کاٹنے پر معذرت۔۔ ۔
آپ مجھے کب کال کریں گے؟	میں ابھی کال کروں گا۔
کیا آپ اس کی وضاحت کر سکتے ہیں؟	ہاں ، میں اس کی وضاحت کر سکتا ہوں۔
کیا آپ مجھے جانتے ہیں ؟	مجھے لگتا ہے کہ میں آپ کو پہلے سے جانتا ہوں۔ اپنے بارے میں بتائیں
کیا آپ سن رھے ہیں؟	میں آپ کو نہیں سن سکتا / براہ کرم اپنی آواز بلند کریں
.کیا آپ کو کوئی مسئلہ درپیش ہے؟	کچھ نہیں / کوئی مسئلہ نہیں۔
کون بلا رہا ہے؟	استاد صاحب آپ کو بلا رہے ہے
کون پوچھ رہا ہے؟	ڈائریکٹر خالد کا پوچھتا ہے۔
کیا کوئی مسئلہ ہے؟	سب کچھ ٹھیک ہے / کوئی مسئلہ نہیں۔
ہیلو ، کیا میں آپ سے بات کر سکتا ہوں؟	مجھے افسوس ہے ، میں ابھی مصروف ہوں۔
مجھے بعد میں کال کرنا	.ٹھیک ہے ، جلد ملیں گے / بعد میں ملیں گے
.میں تم سے ابھی ملنا چاہتا ہوں.	مجھے افسوس ہے ، میں آج بہت مصروف ہوں
.کیا آپ کسی کا انتظار کر رہے ہیں؟	میں اپنے دوست کا انتظار کر رہا ہوں
.آپ کو وقت پر آنا چاہیے۔	یہ پہلا/یہ آخری موقع ہے۔
آپ ٹھیک ہیں ؟	سب اچھا ہے
۔کیا آپ تیار ہیں ؟	میں ابھی تیار نہیں ہوں
.اپ کہاں ہیں ؟	میں چھٹی پر ہوں / میں چھٹی پر ہوں۔
کیا آپ یہ برداشت کر سکتے ہیں؟	میں یہ برداشت نہیں کر سکتا۔

کیا آپ یہ برداشت کر سکتے ہیں؟ میں یہ دوبارہ برداشت نہیں کر سکتا

.کیا آپ کو کوئی پیغام ملا؟ ہاں ، مجھے ایک پیغام ملا

،کیا آپ نے مجھے پیغام بھیجا ہے؟ .میں نے آپ کو ایک پیغام بھیجا ہے

کچھوقت نکالیں اور اس کے بارے میں سوچیں۔ . ٹھیک ہے ، میں اس کے بارے میں سوچوں گا

.کیا تم تھکے ہوئے ہو ؟ میں تھک گیا ہوں ، میں وقفہ کروں گا۔

یہاں کیا ہوتا ہے ؟ کچھ نہیں / میں گھر پر کام کررہا ہوں۔

تمہیں کیا ہوا ؟ میں بخار میں مبتلا ہوں

.کیا ہوا ؟ اچانک میرے سیل سے آواز چلی گئی۔

مکمل ہوئ

اپ کی رائے کیا ہے ؟ مجھے لگتا ہے کہ میں بہت بڑا نقصان اٹھا رہا ہوں۔

میں کل آپ کے پاس آتا ہوں۔ تو تم میرے ساتھ رہو۔

طارق نے کیا پوچھا؟ جیسے ہی میں بیٹھا اس نے مجھ سے قرض مانگا

.کیا آپ کو اس بات کا یقین ہے؟ ہاں ، میں نے اس بات کو یقینی بنایا

.کیا یہ ناممکن ہے؟ نہیں ، یہ ممکن ہے۔

کیا تمہیں یقین ہے ؟ مجھے یقین ہے

کیا آپ تیار ہیں ؟ میں تیار ہوں

.کیا آپ سنجیدہ ہیں ؟ میں سنجیدہ ہوں

.کیا تم مصروف ہو ؟ میں مصروف نہیں ہوں ، میں فارغ ہوں

.آپ اتفاق کرتے ہیں ؟ میں آپ سے اتفاق نہیں کرتا

.آپ کو یاد ہے؟ جی ہاں! تم مجھے یاد ہو

سبق نمبر گیارہ: خریداری

بیچنے والا: آپ کون سی لغت چاہتےہیں؟

طالب علم: مجھے عربی لغت چاہیے۔

بیچنے والا: آپ عربی لغت کو ترجیح دیتے ہیں ، اور آپ کیا چاہتے ہیں؟

طالب علم: مجھے گرائمر کتاب اور نوٹ بک چاہیے

بیچنے والا: آپ کتاب اور نوٹ بک کو ترجیح دیتے ہیں ، کیا آپ کچھ اور چاہتےہیں؟

طالب علم: نہیں ، شکریہ۔

تیس ریال درکار ہیں

بیچنےوالا: طالب علم: آپ کیا کہتے ہیں؟

بیچنے والا: ہاں ، تیس ریال۔

طالب علم: چلو یہ تیس ریال ہیں

دوسرا مکالمہ

بیچنے والا: ہیلو ، کیاخدمت؟

لڑکی: مجھے ایک قمیض چاہیے

بیچنے والا: یہاں آئیے ، یہ شرٹس کا سیکشن ہے

لڑکی: قمیض کتنی ہے؟

بیچنے والا: قمیص بیس دینار کی ہے ، آپ کون سی قمیض چاہتی ہیں؟

لڑکی: میں نیلی شرٹ خریدوں گی

بیچنے والا: یہ نیلی قمیض ہے

لڑکی: شکریہ۔

بیچنے والا: ہمارے پاس خوبصورت کپڑے ہیں

لڑکی: کتنے کا؟

بیچنے والا: لباس تیس دینارکا ہے۔

لڑکی: مجھے سفید لباس چاہیے ۔

تیسرا مکالمہ۔

قصائی: آپ کا استقبال ہے۔

دادا: ہمیں تازہ گوشت چاہیے

قصائی: کیا آپ گائے کا گوشت چاہتے ہیں یا بھیڑ کا بچہ؟

دادا: گائے کا گوشت کتنا ہے؟ اور بھیڑ کی قیمت کتنی ہے؟

قصائی: گائے کا گوشت چالیس لیرا اور بھیڑ کا ستر روپےمیں۔

دادا: پھر ہمیں ڈیڑھ کلو گائے کا گوشت اور آدھا میمنا دو

.قصائی: کیا آپ کو گائے کا گوشت چاہیے؟

دادا ، پلیز گوشت کاٹ لیں

.قصائی: کیا آپ کچھ اور چاہتے ہیں؟

دادا:نہیں ، شکریہ۔ اکاؤنٹ کتنا ہے؟

قصائی: ایک سو پینسٹھ روپے لیرا۔

دادا: مہربانی۔۔ یہ پیسے لیجیئے۔

بارہواں سبق: حقیقی خوشی

ایک بیٹا اور اس کا باپ کھیتوں کے درمیان چل رہے تھے ، اور انہوں نے ایک پرانا جوتا دیکھا ، اور ان کا خیال تھا کہ یہ ایک غریب آدمی کا ہے جو قریبی کھیتوں میں سے ایک میں کام کرتا ہے اور وہ اپنا کام ختم کرنے کے بعد اس کی طرف لوٹ آئے گا

.لڑکے نے اپنے والد کی طرف رخ کیا اور کہا کہ چلو اس کارکن کو بیوقوف بناتے ہیں اور اس کے جوتے چھپاتے ہیں۔ہم درختوں کے پیچھے چھپ جاتے ھیں ، اور جب وہ اسے پہننے آئے گا ، اسے نہیں ملے گا ، تو ہم اس کی حیرت در حیرت کو دیکھ سکتے ہیں

!باپ نے جواب دیا بیٹا ہمیں غریبوں اور مسکینوں سے بڑھ کر خود کو نہیں سمجھنا چاھیئے جبکہ آپ امیر ہوتے ہیں ، آپ اس کے جوتوں کے اندر سکے ڈال کر اپنے آپ کو مزید خوشی دے سکتےہیں ، اور چھپ کر دیکھ سکتے ہیں کہ اس سے اس کا کیا اثر پڑتا ہے۔

لڑکے کو یہ مشورہ پسند آیا اور اس مزدور کے جوتوں میں سکے ڈالے ، پھر چھپ گئےوہ اور اس کے والد درختوں کے پیچھے ہیں ، اس غریب مزدور کا رد عمل دیکھنے کے لیے

.تھوڑی دیر کے بعد ، مزدور کھیتوں میں اپنا کام ختم کرنے کے بعد زنگ آلود کپڑوں میں آیا اور اپنے جوتے لیے ، جب اس نے جوتوں میں پاؤں ڈالا تو دیکھا کہ اندر کچھ ہے!اور جب وہ اسے باہر نکالنے لگا تو اسے پیسوں کے ٹکڑے ملے ، ساتھ ہی دوسرے جوتے میں بھی ملے۔اس نے پیسے کو غور سے دیکھااور اس بات کو یقینی بنانے کے لیے جھٹکا دہرایا کہ وہ خواب تو نہیں دیکھ رہا۔اس نے ہر سمت دیکھا اور آس پاس کوئی نہیں ملا۔

اسے۔اس نے روتے ہوئے پیسے جیب میں ڈالے ، پھر آسمان کی طرف دیکھا ، اپنے رب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:شکریہ ، رب! میں جانتا ہوں کہ میری بیوی بیمار ہے اور میرے بچے بھوکے ہیں اور روٹی نہیں حاصل سکتے۔۔

تو نے مجھے اور انہیں تباہی سے بچایاوہ بہت دیر تک روتا اور روتا رہا ، آسمان سے اس تحفے کا شکریہ ادا کرتا رہا۔لڑکا بہت متاثر ہوا اور اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔پھر اس کے والد نے اس سے کہا: کیا اب تم جوتے چھپانے کی تجویز سے زیادہ خوش نہیں ہو؟ لڑکےنے جواب دیا: میں نے ایک سبق سیکھا جسے میں کبھی نہیں بھولوں گا۔ اب میں اس کے معنی کو سمجھ گیا ھوں جو ھم پہلےنہیں سمجھ سکے تھے: جب آپ غور و احساس کریں گے تو آپ کو لینے سے زیادہ خوشی ہوگی۔حقیقی خوشی بغیر لینے کے دینے میں

(ےعنی ایسا دینا جس کے بدلے لینا نہ ھو)

التدريب الأول: صحيح أم خطأ: إذا كانت الجملة صحيحة فل: صحيح، وإذا كانت خطأ قل: خطأ، ثم صحح الخطأ: غلطی کی نشاندھی

1: كان الولد وأبوه يتجولان في أحد الأسواق. كان الولد وأبوه يتجولان بين الحقول.

2: إنه لرجل ثري يعمل في الشرك إنه لرجل ثري يعمل في الحقول

. 3: إنه سيرجع بعد أن ينتهي من الدراسة. . إنه سيرجع بعد أن ينتهي من العمل

4: هيا بنا نلعب هيا بنا نماذج

:5 كان الولد يود أن يلعب بمشاعر الناس . صحيح

6: إقترح الولد على أبيه أن تجلب السعادة إلى حياتنا إقترح الولد على أبيه أن نماذج

7: لم يعجبه الاقتراح . يعجبه الاقتراح .

8: امتلأ ولد القلب فرحاً وسروراً . صحيح

9: ننشأ وفي اعتقادنا أن السعادة في الأخذ ثم تكتشف أنها في العطاء .- صحيح

سبق نمبر تیرہ:

میں اپنی ماں کو کیا کہانی سناتا ہوں؟

سلیم کو مٹھائی پسند ہے جواسکی ماں اپنے ہاتھوں سے بناتی ہے ، اور سلیم اپنی محبوب ماں سے کہتا ہے کہ وہ اسےایک نئی قسم کی مٹھائ بنائے۔

ایک شام ، سلیم ، ہمیشہ کی طرح، گھر کی مٹھائی چکھنے کا آرزو مند تھا ، اس لیے اس نے اپنی ماں سے کہا کہ وہ اسے مٹھائی تیارکرنے کی اجازت دے

۔ یہاں ، ماں نے اپنے چھوٹے بیٹے سلیم سے کہا کہ وہ کچھ انڈے خریدنے کے لیے دکان پر جائے،تاکہ اسکے لیے کچھ مٹھائیاں تیار کرے۔

سلیم جلدی سے انڈے خریدنے نکلا،اور وہ رستے میں اپنے پڑوسے سعید سے ملا،سعید نے معاملہ دریافت کیا،

اور سلیم نے اسے بتایا کہ وہ دکاندار کے پاس کچھ انڈے خریدنے جا رہاتھا۔ اور تجربہ خوش ہے کہ سعید نے اسے بتایا وہ اپنے گھر کی ضروریات میں سےکچھ خریدنے کے لیے بھی اسی دکان پر جا رہا ہے۔ وہ ایک ساتھ چلتے رہے یہاں تک کہ وہ دکان پر پہنچ گئے اور ہر ایک نے اپنی ضرورت کی چیزیں خرید لیں۔

پھر وہ ایک ساتھ چلے، اور جب وہ چل رہے تھے ،سلیم نے سڑک کے اس چھوٹے سے سوراخ کو نہیں دیکھا ، لہذا وہ ٹھوکر کھائی اوراس کے پاؤں لڑکھڑائے اور زمین پر گر گیا اور تمام انڈے ٹوٹ گئے

سالم سخت روتے ہوئے اپنے کپڑے ہلاتا ہے جبکہ سعید اسے پرسکون کرنے کی کوشش کر رہا ہے جس کا کوئی فائدہ نہیں ہوا

۔ سلیم کے چہرے پرسوچ کے آثارنمودار ہوئے ، اور سعید نے کہا: میں آپ کو ایک شاندار خیال بتاؤں گا ، تاکہ آپ کی خلاصی ہوسزا سے۔۔ .. اپنی والدہ نے کہنا کہ پیسے مجھ سے گر گئے ، اور میں نے آکر اس کی بہت تلاش کی ، لیکن مجھے نہ ملے۔ سلیم نے اس خیال کو بالکل قبول نہیں کیا ، کیا وہ جھوٹ بولے گا، تاکہ اپنی ماں کی سزا سے بچ سکے۔ خدا کی سزا کے بارے میں کیا؟

لیکن سعید نے اس خیال کو سجانا شروع کر دیا اور اسے بتایا کہ یہ سفید جھوٹ ہے ، نقصان دہ نہیں

دونوں دوست الگ ہوگئے اور ہر ایک اپنے گھر کی طرف روانہ ہوا ، اور جیسے ہی سلیم گھر پہنچا اور دروازے پر دستک دی ، یہاں تک کہ ...اس کی ماں نےکھولا۔

ماں نے اس کے گندے کپڑوں سے قدرے حیرت سے اسے دیکھا اور انڈوں کے بارے میں پوچھا ... وہتھوڑا ہچکچایا ... وہ اسے کیا کہے گا؟ کیا وہ سعید کے منصوبے پر عمل کرے گا اور جھوٹ بولے گا ... یا کیا وہ اسے سچ بتائےگا؟

اچانک سعید اپنی ماں کی گود میں گر گیا ، اور اسے وہ سب کچھ بتانے لگا جو ہواتھا۔ یہاں اس کی ماں نے اسے سختی سے گلے لگایا اور نرمی سے کہا: خدا کا شکر ہے کہ تم نے جھوٹ نہیں بولا۔ اللہ کا شکر ہے کہ تم سلامت ہو

، میرے چھوٹے!میں تمہیں زیادہ پیسے دوں گی ، انڈے خریدنے جانا، اور میں تمہیں تمہاری پسند کی مٹھائ بنا دوں گی

۔ہم کہانی سے سیکھتے ہیں:

جھوٹ جھوٹ ہے اور جھوٹ کا کوئی رنگ نہیں ہوتا

۔ماں کی اطاعت ، اور اس سے جھوٹ نہ بولنا چاہے کچھ بھی ہو۔

ایک ماں کیاپنے بچوں کے لیے محبت اور ان پر ان کی ترجیح ہر چیز سے زیادہ ہے

۔دوسرے لوگوں کے مشورے کو نہ سنیں جو کہ غلط ہوں۔

آپ کی ماں وہ ہستی ہے جوآپ سے سب سے زیادہ پیار کرتی ہے اور آپ کے لیے آپ کے عزائم میں خیر خواہ(حریص)

سبق چودہ:

حفظان صحت کے بارے میں کچھ تجاویز

۔پہلا مکالمہ

عماد: کیا اسلام ہمیں بتاتا ہےحفظان صحت کےبارے میں؟

حسان: ہر چیز میں صفائی ضروری ہے ، اور اسلام ہمیں اپنے جسموں کو صاف رکھنےکی تلقین کرتا ہے ، جس گھر میں ہم رہتے ہیں ، جس مسجد میں آپ نماز پڑھتے ہیں ، جس جگہ پر آپ پڑھتے ہیں ، اس جگہ کی صفائی ، اس جگہ کی صفائی جہاں آپ کام کرتے ہیں ، اور کپڑوں کی صفائی جو آپ پہنتے ہیں۔اللہ نے نظافت اور طہارت کو شرط قرار دیا کچھ عبادتیں اس کےبغیرنہیں ہوتی ہیں۔

خدا کے رسول ﷺ، اس بات کی خواہش رکھتے تھےکہ مسلمان اپنے کپڑوں اور جسم کو صاف رکھے ، اور وہ اپنی قوم کو مسواک استعمال کرنےکی تلقین فرماتے ، کیونکہ یہ منہ کو گندگی اور ناگوار بدبو اور دیگر چیزوں سے صاف رکھتی ھے، جو نقصان دہ ہیں، اوریہ رب کو خوش کرنے والی ہے۔ جو دانتوں اور ان کی خوبصورتی کو محفوظرکھتی ہے۔

خدا کے رسولﷺ، اپنے ساتھیوں کو صفائی اور ظاہری حلیے کا خیال رکھنے کی تلقین فرماتے ہیں ، جیسا کہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور آدمی کو دیکھا جس پر گندے کپڑے تھے۔فرمایا کہ کیا یہ ایسی کوئ چیز نہیں پاتا کی اپنے کپڑوں کو دھو لےتو ضروری ھے کہ انسان اپنے ملبوسات کی صفائ کا اہتمام کرے اور اپنی غسل اور عطر اور اس جیسی چیزوں کے ساتھ دیکھ بھال کرے۔

دوسرا مکالمہ

حسان: بہترین عطر کیا ہے جسے آپ استعمال کرتے ہیں؟

عماد: شکریہ ، حسان

حسان: میں دیکھتا ہوں کہ تم بہت صفائ کا اہتمام کرتے ہو۔

عماد: بے شک ، کیونکہ اسلام صفائی کی ترغیب دیتا ہے۔

۔خاقان: کیا تمام مسلمان آپ کی طرح حفظان صحت کا خیال رکھتے ہیں؟

عماد: ہاں ، کیونکہ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ وضو کرے ، دھوئے اور اپنے آپ کو پاک کرے۔

حسان: یہ جسم کی صفائی ہے ، اور لباس کی صفائی کا کیا ہوگا؟

عماد: مسلمان لباس کی صفائی کا اتنا ہی خیال رکھتا ہے جس طرح وہ جسم کی صفائی کا خیال رکھتا ہے۔اس کے کپڑے ہمیشہ صاف رہتے ہیں

۔حسان: بے شک ، حفظان صحت آپ کے لیے اہم ہے

۔عماد: حفظان صحت کی ایک تیسری قسم ہے

۔حسان: وہ کیا ہے؟

عماد: یہ روح کی صفائی ہے۔

حسان: آپ کا کیا مطلب ہے؟

عماد: ایک مسلمان کا دل خالص اور زبان میں صاف ہوناضروری ہے

۔حسان: شکریہ عماد ، میں نے آج آپ سے بہت کچھ سیکھا

تیسرا مکالمہ

۔بیٹا: آپ کہاں جا رہےہو؟

باپ: میں نماز پڑھنے مسجد جاتا ہوں ، یہ نماز کا وقت ہے۔

بیٹا: مجھے اپنے ساتھ لے جاؤ

۔باپ: چلو وضو کرتے ہیں

۔بیٹا: تھوڑا انتظار کیجیئے میں وضو کرلوں۔

باپ: جلدی سے وضو کرو تاکہ باجماعت نماز میں شامل ہو جاؤ۔

بیٹا: یہاں ، ابا! میں جلدی وضو کروں گا

۔باپ: نماز مغرب کے بعد مسجد میں درس ہے

.بیٹا: کیا یہ قرآن پاک میں ہے یا حدیث شریف میں؟

باپ: یہ قرآن پاک میں سے ھے

.بیٹا: یہ اچھی خبر ہے ، چلیں نماز پڑھیں ، والد ، میں نے وضو ختم کر لیا ہے۔

یہاں حفظان صحت کے لیے کچھ تجاویز ہیں:

[1]: خدا کے رسول ، ﷺ، نےفرمایا: "خدا طیب ہے اور ستھرے سے محبت کرتا ہے اور نظیف ھے اور نظافت کو پسند فرماتا ھے " (1) مترجم شیخ مفتیاحمد یار خان النعیمی ، اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے ، اس حدیث کے تحت فرمایا:طھارت سے مراد ہے بیرونی پاکیزگی ،طیب سے مراد اندرونی پاکیزگی، اورنظافت سے مراد بیرونی اور اندرونی پاکیزگی کی صفائی ھے .تو معنی یہ ھے کہ اللہ بندے کی اندرونی بیرونی دونوں طھارتوں کو پسند فرماتا ھے تو بندے کو چاھیئے کی وہ اپنے جسم، ذات،روح ، لباس،اور اخلاق بلکہ ہر چیز اپنے قول و فعل کو ، جذبات اور عقائد رکھےکو صاف ،ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ایسی صفائی عطا کرے (2)۔

[2]: جان بوجھ کر صابن کو پانی میں ڈالنا منع ہے ، اگر یہ ختم ھو جائے اور پگھل جائے تو اسے اسراف سمجھا جاتا ہےاور نافرمانی

[3]: ٹوائلٹ کی دیواروں پر کچھ نہ لکھا جائےاور اگر لکھا ہے تو اسے نہ پڑھنا چاہیے۔

[4]: چہرہ ، ہاتھ ، برتن ، کپڑے ، کاریں ، صفائی ، وضو کرنے اور دھونے کے وقت ضرورت سےزیادہ پانی استعمال نہیں کیا جانا چاہیے

[5]: جوتاپہننا نہیں چاھیئے جو ٹوائلٹ کے باہر استعمال ہوتا ہے ، کیونکہ یہ زمین کو آلودہ کرتا ہے۔

[6]: گھر کے بیت الخلا میں ایسے جوتے ہونے چاہئیں جو مردوں کے ہوں اور جوتےجو عورتوں کے ہوں ، اور شرعی حکم: کہ عورت کا مردوں کے جوتے پہننا یا مرد کا عورتوں کےجوتے پہننا گناہ سمجھا جاتا ہے۔

[7]: ناک کو شرٹ سے بلا ضرورت صاف نہیں کیا جاتا ، بلکہ اسے ٹشو سے صاف کیا جاتا ہے۔

[8]: ایک شخص کو چاہیےکہ وہ پلیٹ ، برتن یا برتن چاٹ لے جس میں کھانا کھانے کے بعد موجود ہو ، پلیٹ یاپلیٹ کے باہر جو .پڑتا ہے اسے اٹھائیں اور اس میں موجود نقصان کو دور کرنے کے بعد کھائیں۔

، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ،اللہ کے آخری نبیﷺ نے انگلیوں اور پلیٹ کو چاٹنے کا حکم فرمایا اور کہا: "آپ اپنےکھانے میں کوئی برکت نہ چھوڑو۔"

[9]: وہ کھانے کے بعد اپنےدانت صاف کرے، اور کھانے کے بعد دانتوں کو ناخن سے خلال نہیں کرناچاہیے۔ بہترھے ٹوتھ پک نیم کی ھو کہ اسکا خلال دانتوں کو صاف رکھتا اور مسوڑوں کے لیے مفید ھے عام طور پرٹوتھ پک بازاروں میں دستیاب ہوتی ہیں وہ زیادہ تر موٹی اور کمزور ہوتی ہیں اور کئی مضبوط ٹوتھ پک ناریل کے درخت کی چھال یا کھجور کی چٹائی سے بلیڈ سےکاٹ کر بنائی جا سکتی ہیں۔

اور کبھی دانتعں میں خلا ھوتا ھے کھانے کے چھوٹے ذرات رہ جاتے ہیں وہ خاص تیلیوں یا خاص ٹوتھ پک سے نکالے جاتے ہیں فارمیسی سے بھی خریدا جا سکتا ھے، لیکن ان کو استعمال کرنا سیکھناضروری ہے ، ورنہ ڈر ھے کہ مسوڑوں کو زخمی کردے گا

سبق نمبر 15:

مہمان نوازی کے بارے میں کچھ آداب

یہاں مہمان نوازی کے بارے میں کچھآداب ہیں [1]: "جو خدا اور یوم آخرت پر یقین رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔" (4) شیخ مفتی احمد یار خان نعیمی اس معزز حدیث کی وضاحت میں کہتے ہیں: یہ ایک مہمان کا احترام ہے کہ اس سے خوشگوارچہرے سے ملیں ، اسے کھانا پیش کریں اور اس کی خدمت کریں۔

[2]: "کسی شخص کے لیے اپنے مہمان سے خدمت لینا بیوقوفی ہے"

" [3]: "یہ ایک اچھی بات ہے کہ آدمی اپنےمہمان کے ساتھ گھر کے دروازے پر جائے

" شیخ مفتی احمد یار خان النعیمی ، خدا اس پر رحم کرے ،کہتا ہے: ہمارا مہمان وہ ہے جو باھر سے ہمیں ملنے کے لیے آیا ہو۔ چاہے وہ ہمیں جانتا ہو یا ہمیں نہ جانتا ھو، اور جو بھی ہمارے علاقے یا ہمارے شہر سے ہے اور ملنےآتا ہے۔ ہمیں چند منٹ کے لیے ، تو وہ مہمان نہیں ہے

[4]: مہمان کو میزبان کی ذمہ داریوں اور خدشات کو مدنظر رکھنا چاہیے ، اور یہ حدیث میں آیا ہے: "جو شخص خدا اوریوم آخرت پر یقین رکھتا ہے ، وہ اپنے مہمان کو دن رات اس کے انعام سے نوازے"۔ : یعنی وہ اسے ہدیہ دے اور اس کی عزت کرے اور اپنی بہترین کوشش کرے ، اور "مہمان نوازی تین دن ہے ،" مطلب: ایک دن اس کی خدمت کی جاتی ہے اس کے پاس جو کچھ اسے پیش کرتا ھے ہےبلا تکلف جو اس کے پاس ہے ، "اسکے بعد جو کچھ آتا ہے وہ صدقہ ہے اور یہ نہیں ہے اس کے لیے جائز ہے کہ وہ اس کے ساتھ قیام کرے یہاں تک کہ وہ اسےباہر لے جائے "

[5]: اگر آپ کسی کے مہمان ہیں تو یہ مطلوب ہے کہ آپ اپنے ساتھ کوئی تحفہ لے کرمیزبان یا اس کے بچوں کو اچھی نیت سے دیں۔

6)اگر میزبان اپنے ساتھی کا ذکر کرنے کے ارادے سے اس سے کوئی تحفہ لیتا ہے اگر وہ تحفہ نہیں دیتا ہے ، یامیزبان زیادہ تر یہ سمجھتا ہے کہ مہمان خود کو میری برائی سے بچانے کے لیے تحفہ دے رہا ہے ، تو لینے والا گناہ کررہا ہے اور آگ میں داخل ہونے کا مستحق ہے ، اور تحفہ اس کے لیے رشوت ہے ، اور اگر یہ میزبان کی نیت سے نہیں ہے اور نہ ہی عام طور پر توتحفہ قبول کرنا ٹھیک ہے۔

[7]:مفسر شہیر ، مفتی محمد امجد علی الاعظمی ، اللہ تعالٰی ان پر رحم کرے ، فرماتے ہے: مہمان میں چار چیزیں ہونی چاہئیں: **پہلی**: وہ جہاں بیٹھایا جائے وہ بیٹھے ، **دوسرا**: کہ وہ جو اس کے سامنے پیش کیا گیا ہے اس سے مطمئن رہے ، اور **تیسرا**: کہ وہ گھر کے مالک کی اجازت کے بغیر نہ اٹھے ، اور **چوتھا**: کہ جب وہ باہر جاتا ہے تو اسے دعوت دیتا ہے

۔ [8]: وہ کھانےیا گھر کے معاملات کو ملامت نہ کرے ، وہ جھوٹی تعریف نہ کرتے ، اور وہ میزبان سے کسی ایسی چیز کےبارے میں نہیں پوچھتا جس کی وجہ سے مہمان جھوٹ بولتا ہے ،

لہذا وہ اپنے مہمان سے یہ نہیں کہتا: کیا آپ کوکھانا پسند ہے؟ یا آپ کھانے کے بارے میں کیا سوچتے ہیں؟! اگر مہمان کھانے کی جھوٹی تعریف کرے ، اس کی نفرت کے باوجود ، یہ گنہگار ہے ،

اور وہ یہ نہیں کہتا: کیا آپ کھانے سے سیر ہو؟ اس کا جواب بھی جھوٹ بول سکتا ہے ، کیونکہ وہ کہہ سکتا ہے: "میں کھانا سے سےر ہوں" تاکہ کھانے میں کمی کے باوجود اس کے اصرار اور مطالبات کی تکرار سے بچا جا سکے۔عادت ، تقویٰ ، یا کسی اور وجہ سے کھانا۔

[9]: میزبان کے لیے یہ ضروری ہے کہ بعض اوقات یہ کہے: (کھاؤ)بلا تکلف

[10]: وہ مہمانوں سے بہت شکایت نہ کرے، اور انہیں یاد نہیں کرتا ، اور وہ اپنے نوکر پر ناراض نہ بھووتاہاسٹل میں

[11]: میزبان کو اپنی ذات کی خدمت کرنی چاہیے ، ابراہیم کی مثال پر عمل کرتے ہوئے ، ہمارے نبی پر ، اس پر درود اور سلامتی ہو ، اور نوکر کو اپنے بھائیوں کے ساتھ جو کھاتا ہے اس کے لیے جوابدہ نہیں ہونا چاہیے

:سبق نمرسولہ

رشتہ داری کو برقرار رکھنے کے بارے میں کچھ آداب۔

قرابت داری کے تعلقات کو برقرار رکھنے کے بارے میں کچھ آداب یہ ہیں:رشتہ داری کو برقرار رکھنے کے لیے ان تجاویز کو سنیں:

[1]: قرابت داری کے تعلقات کو برقرار رکھنے کا حکم احادیث میں بالکل آیا ہے ، اور قرآن پاک میں عام طور پر لفظ "قرابت" کا بھی ذکر کیا گیا ہے ، سوائے اس کے کہ رشتہ داری کا رشتہ قرابت کےدرجےکے مطابق مختلف ہوتا ہے ، والدین کے لیے محرم سے زیادہ سخت ہیں ، اور بےباقی رحموں سے زیادہ سخت ہیں

.[2]: رشتہ داری کا رشتہ بہت سی چیزوں سے حاصل ہوتا ہے ، بشمول: ملنا ، سلام کرنا ، تحفہ دینا ، مدد کرنا ، انکے ساتھ بیٹھنا ، ان کے ساتھ مہربانی کرنا اور ان سے بات کرنا

[3]: اگر وہ غیر حاضر ہے تووہ اپنے رشتہ داروں کوخط لکھ کر ان کے پاس بھیجتا ہے ، اور اگر وہ ان سے رجوع کرنے کے قابل ہو تو بہترہے کہ وہ انہیں ملے ، اس سے ان کی محبت بڑھ جاتی ہے ، (اور فون یا انٹرنیٹ کے ذریعے بات چیت مفید ہے

،[4]: اگر اس کےوالدین ہیں ، اور وہ ملنا چاھتے ھیں ہیں ، تو وہ جو کچھ لکھا ہے اس سے مطمئن نہیں ہے ، بلکہ اسے ان کے پاس آنا چاہیے ، اور اسی طرح اگر انہیں اس کی خدمت کرنے کی ضرورت ہے تو ، اسے پورا کرنا اور خدمت کرنا ضروری ہے ، اور بڑابھائی اس کے بعد باپ کے برابر ہے ، اور بڑی بہن اور حیثیت رشتہ کے سلسلے میں ماں کی طرح ہے۔ اور چچا باپ کی مثل ھے کیونکہ حدیث پاک میں آیا ھے کی آدمی کا چچا اسکے باپ کی طرح ھےملنا)یا تحفہ

[5]: وہ رشتہ داری کے رشتہ داروں سے ملتا ہے ، مطلب: وہ ایک دن ملتا ہے ،اور ایک دن چھوڑ دیتا ہے ، (اور اس تشبیہ کے مطابق) ، اس سے بین کی قربت اور محبت بڑھجاتی ہے جو ہر جمعہ یا مہینے اپنے رشتہ داروں سے ملتا ہے ، اور ہر قبیلہ اور قبیلہ دوسروں کےحق میں دکھانے میں ان کی حمایت اور دکھاوے میں ایک ہاتھ ہے

6)وہ رشتہ داروں کی ضروریات کو پورا کرتا ہے اوروہ ان کی ضروریات کو پورا نہیں کرتا ، کیونکہ یہ صلہ رحمی واجب : ھے رشتہ داری کےتعلقات کو توڑنا حرام ہے ، اور جہنم کی طرف لے جاتا ہے)۔

[7]: رشتہ داری سےیہ مرادنہیں ہے رشتہ داری اگر آپ تک پہنچ جائے تو اس کو جوڑنا ، کیونکہ یہ ایک انعام ہے ، بلکہ ان کوجوڑنا چاہیےاگر وہ آپ سے قطع تعلقی کریں ۔

سبق نمبر سترہ:

دعوت اسلامی کا تعارف

دعوت اسلامی کی تعریف کیا ہے؟

دعوت اسلامی ایک اسلامی مذہبی مرکز ہے جو کہ قرآن و سنت کی تعلیمات کو دنیابھر میں پھیلانے اور نیکی کا حکم دینے اور خدا کے حکم کی تعمیل میں برائی سے روکنےکے لیے قائم کیا گیا ہے۔

البتہ تحقیق اس کی بنیاد .شیخ محمد الیاس العطار القادرنے رکھی ، اورانکا پیغام دو سو سے زائد ممالک تک پہنچ گیا ھے اور انکا مقصد پیش نذر رہتا ھےوہ اپنی اور دنیا کے تمام لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنا ھے ، اور ہفتہ وار اجتماع واقع ہوتے ہیں ادعوت اسلامی کا مدنی چینل کھولاہے ، جو کہ ایک اسلامی مذہبی سیٹلائٹ چینل ہے ، جو اسلام کو پھیلاتا ہےاور اس کی تعلیم دیتاہے ، اور یہ بہت سے پیش کرتا ہے موسیقی کے بغیر مذہبی پروگرام

اور عوامی اشتہارات شائع نہیں کرتا اور اس کے سیکشن اور بہت سی سرگرمیاں ہیں ، بشمول:دارالمدینہ دار المدینہ یونیورسٹی ، دارالافتا ، مکتبۃ المدینہ ، اور اعتکاف اجتماعی

.شیخ محمد الیاس العطار القادری کا تعارف کیا ہے؟

امیر اہل سنت قادری رضوی شیخ ہیں ، دعوت اسلامی کے بانی ،حضرت شیخ ابو بلال محمد الیاس العطار القادری الرضوی ، اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے۔ شیخ بدھ کو رمضان المبارک کی چھبیسویں تاریخ کو کراچی پاکستان میں پیدا ہوئے۔ان کے دادا ، عبدالرحیم ، خدا اس پر رحم کریں ، گاؤں کتیانہ(انڈیا) سے تھا ، اور وہ اپنے اچھے سلوک کے لیے مشہور تےاپیسے جمع کرنے کے شوقین نہیں ہیں

۔ شیخ ،اہل سنت کے امیر ، خوف اور خشیت کی خصوصیت رکھتے ہیں ، اور مذہبی علوم کی خصوصیت رکھتے ہیں ، اور وہ ظاہری اور باطنی علوم کو بھی اپناتے ہیں ، اپنی سنت اور تقویٰ کے ساتھ ، اور شریعت کی پابندی کرتے ہیں ، اور پڑھتے ہیں اپنی زندگی کے بیشتر وقت کتابیں ، اور اس کے کثرت سے پڑھنے اور علماء سے وابستگی کی وجہ سے فقہی مسائل کی تفصیلات کا بغور جائزہ لیتے ہیں۔ ان کے پاس حیرت انگیز درس ہیں جو ہر اس شخص کو متاثر کرتے ہیں جو ان کو سنتا ہے ، اور وہ لوگوں کو نیکی کی دعوت دینے اور پھیلانے کے خواہشمند ھیں

قرآن و سنت کی تعلیمات ، اور وہ مدنی مزاکرہ کرتے ہیں، جس میں وہ عقائد ، اعمال ، شریعت ، طریقہ کار ، تاریخ، سیرت ، طب ، روحانیت اور دیگر کے بارے میں سوال کرنے والوں کے سوالات کے جوابات دیتے ہیں

المدینۃ العلمیہ کی تعریف کیا ہے؟

یہ علمی تحقیق کا ایک شعبہ ہے ہے جس کا مقصد اہل سنت والجماعت کے نظریے کے مطابق علم پھیلانااور صحیح عقیدہ پھیلانا ، جھوٹے خیالات کا رد کرنا اور ہر قاری کے لیے منظور شدہ کتابیں پیش کرنا ، جس میں علماء اور مفتی شامل ہیں

.جامعۃ المدینہ کی تعریف کیا ہے؟

اس کا کام علماء کو تیار کرنا ہے ، افتاء کیلیئے ماہرین کو فارغ کرنا ، اور مبلغین اور دعوت دینے والوں کو اہل بنانا ، جو برصغیر میں درس نظامی کے طور پر جانا جاتا ہے ، جومتقدمین کے طریقہ کار پر اسلامی اور عربی علوم کہ پڑھائ ہے ، جو یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہیں۔ المدنی کا نام دیتا ھے۔ رہائش ، خوراک اور ادویات کے حوالے سے طالب علم کو یہ ادارہ سہولیات مہیا کرتا ہے

جامعۃ المدینہ کا آغاز!

المدینہ یونیورسٹی کی پہلی شاخ دعوت اسلامی کی نگرانی میں 1959 ع میں کراچی میں شیخ ابوبلال محمد الیاس العطار القادری کی دلچسپی کے نتیجے میں کھولی گئی علم حاصل کرنا اور اسلام اوراس کی تعلیمات کو پھیلانا ، اور وہاں تین استاد پڑھا رہے تھے۔ یہاں تک کہ جب یونیورسٹی میں طلباء کی تعداد اس قدر بڑھ گئی کہ یہ اس کے طلباء کے لیے کافی نہیں تھی ، اسے 1998 میں ایک بڑی عمارتمیں تبدیل کر دیا گیا ، اور اس دوران ، جامعۃ المدینہ کو شام میں پڑھنے کے لیے کھول دیا گیا۔

کراچی جسطرح شیخ ابو بلال محمد الیاس العطار القادری کی حوصلہ افزائی اور علم حاصل کرنے کے لیے دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں حوصلہ افزائی کے نتیجے میں لاکھوں بھائی شہر کے قافلوں میں سفر کرتے ہیں ، وہ بھی جامعۃ المدینہ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ تاکہ علم حاصل کیا جا سکے۔ جامعۃ المدینہ کی دیگر شاخیں پاکستان کے اندر اور باہر کھولی گئی ہیں اور ان کی تعدادپاکستان کے اندر اور باہر 437 سےزیادہ ہوچکی ہے۔

جامعۃ المدینہ کو شام میں جامعۃ المدینہ کی مجلس کی نگرانی میں پڑھنے کے لیے کھولا گیااور نائٹ جامعۃ المدینہ کی انیس شاخیں پاکستان کے اندر قائم کی گئیں۔

بارہ دینی کام کیا ہیں

-یہاں بارہ دینی کام ہیں

نماز فجر کے لیے لوگوں کو بیدار کرنا

-تفسیر قرآن کے درس میں شرکت

مسجددرس میں شرکت

-پیارے بھائیوں کے لیےمدرسۃ المدینہ

-مسجد کے باہر درس دینا۔

ہفتہ وار اجتماع

-چھٹی والے دن اعتکاف

-ہفتہ وار مدنی مزاکرہ

-ہفتہ وار رسالہ پڑھنا

دورہ برائے یکی کی دعوتن

مدنی قافلہ

نیک اعمال

تعابیر التعلیل والسبب کون الجمل بمناسبة التعابیر کما تری في المثال

رغبة فی

ہ اعبدو الله رغبة في الجنة

• اذاکر رغبة في النجاح

اساعد الناس رغبة في عمل الخیر

رغبة فی

رغبة في .....

رغبة في ....

رغبة في

. من اجل

ہ ذهبت الي الطبیب من اجل العلاج

زرت صديقي من اجل مذاكرة دروسنا .

ه العب الرياضة من اجل المحافظة على صحتي

من اجل .....

من اجل .....

..... من اجل .....

..... من اجل

من اجل

حبا في

ه صديقي يزور البلاد حبا في السفر

ه العلم العربية حبا في القرآن الكريم.

. ه لا يغيب الطالب حبا في الجامعة

حبا في

حبا في

حبا في

حبا في

حبا في

، خوفا على

.... اعبرالشارع بسلام خوفا علي نفسي.

ه بقي الطبيب في المستشفي حوفا علي المريض

. اغسل الخضروات جيدا خوفا علي صحتي

خوفا على

خوفا على

خوفا على

خوفا على

خوفا على

حرصا على

ه تنفق الزوجة قليلا حرصا على مال زوجها.

ه إجتهد الطالب حرصا على النجاح،

تركت الزوجة العمل حرصا على أولادها .

حرصا على

حرصا على

حرصا على

حرصا على .....

..... حرصا على

وتم ذلك(من خلال .. عن طريق..) ..

.. ه ونجح الطالب في الامتحان وتم. ذلك من خلال اجتهاده .

فاز اللاعب بالكأس وتم ذلك من خلال التدريب

. جمع مالا كثيرا وتم ذلك عن طريق التجارة

وتم ذلك

وتم ذلك

وتم ذلك

وتم ذلك .....

.... وتم ذلك

حفاظا على ...

ه الإعتدال في النفقة جيد حفاظا على المال

• نظفت الكرسى حفاظا على ملابسى

قاتل الجيش حفاظا على أرضه وشعبه.

حفاظا على

حفاظا على.....

..... حفاظا على.....

..... حفاظا على.

. حفاظا على...

خوفا من.

چرى القط خوفا من الكلب.

. ه يترك المسلم المعصية خوفا من الله

ه ويذهب الرجل إلى عمله مبكرا خوفا من الجزاء

. خوفا من

.. خوفا من.

. خوفا من

.. خوفا من

خوفا من

بناء على ...

امتنع المريض عن أكل الحلوى بناء على كلام الطبيب

. ده رؤبة مدينة إسطنبول بناء على وصف صبريقي

. أخرج اليوم من البيت بناء على طلب أبي

. بناء على.

. بناء على..

بناء على..

بناء على.....

..... بناء على.....

... رغبة عن

أذاكر كثيرا رغبة عن الفشل

أطيع الله رغبة عن النار

شريت القهوة رغبة عن النوم

رغبة عن

- رغبة عن

رغبة عن..

رغبة عن.

رغبة عن

نظرا ل ...

ه تأخرت عن الدرس نظرا لإزدحام الطريق

لم أذهب إلى الجامعة نظرا ل نزول المطر

البس ملابس ثقيلة نظرا ل برود الجو

. نظرا ل

.. نظرا ل...

..... نظرا ل..

نظرا ل

نظرا ل. . . .

يعود سر هذا ... إلى

ه يعود سر هذا النجاح إلى أبي

ه يعود سر هذا المال إلى عملي

ه يعود سر هذا العلم إلى معلمى

ه يعود سر هذا.. إلى..

يعود سر هذا... إلى..

ه يعود سر هذا... إلى...

ه يعود سرهذا. . . الى . . .

ه يعود سر هذا ... إلى

كنت مشغولا ب..

. • كنت مشغولا ب... بعض الأمور

• كنت مشغولا ب... تنظيف غرفتي

ه كنت مشغولا ب ... تربية الأولاد

ه كنت مشغولا ب .....

ه كنت مشغولا ب. . . .

ه كنت مشغولا ب. . .

ه كنت مشغولا ب . . . . . .

ه كنت مشغولا ب .....

..... وفي سبيل ذلك

ه يريد أن يكون طبيبا وفي سبيل يذاكر كثيرا

يسعى الفريق للفوز بالكأس وفي سبيل ذلك يتدرب كثيرا

. احتاج طعاما لأولادي وفي سبيل ذلك أذهب للعمل.

وفي سبيل ذلك.

وفي سبيل ذلك.

وفي سبيل ذلك.

وفي سبيل ذلك.

وفي سبيل ذلك

احتجاجا على

ه لم يحضر الطالب احتجاجا على صعوبة الإمتحاني

ه تكلمت مع المدير احتجاجا على الدراسة في العطلة

لن أشتري الفواكه من هذا الشوق احتجاجا على تمنه الغالي

.... احتجاجا على.

. احتجاجا على

احتجاجا على ...

.... احتجاجا على

..... احتجاجا على